بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۶ وفا ۱۳۴۶ ہش ، ۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ، ۶ جولائی ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۴۷

اخبارِ احمدیہ

٭ ربوہ ۵ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

٭ حضور نے کل بھی نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں تشریف فرما رہ کر احباب کو بیش قیمت نصائح سے سرفراز فرمایا۔ حضور نے اسلام کی رو سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پُرحکمت تفصیلات بیان فرما کر اسلام کی فضیلت کو بہت احسن پیرایہ میں واضح فرمایا۔

آخر میں حضور نے تعلیم القرآن کلاس میں شرکت کرنے والے بیرونی اور مقامی احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

اے بندۂ سُبحان خُدا حافظ و ناصر

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

ذیل کے اشعار حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی اس دعائیہ نظم سے ماخوذ ہیں جو آپ نے ۱۹۳۴ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بغرض تعلیم سفر انگلستان پر روانگی کے موقعہ پر کہی تھی۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ خدائی فیصلہ کے بموجب منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد یورپ میں جماعت احمدیہ کی پانچویں مسجد کا افتتاح فرمانے اور وہاں کلمۂ حق بلند کرنے کی غرض سے مورخہ ۶ جولائی ۱۹۶۷ء کو ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس سفر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اسے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور حضور خیریت اور کامیابی کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

جاتے ہو مری جان خُدا حافظ و ناصر
اللہ نگہبان ۔ خدا حافظ و ناصر

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرتِ باری
ہر لمحہ و ہر آن ۔ خدا حافظ و ناصر

پہرہ ہو فرشتوں کا قریب آنے نہ پائے
ڈرتا رہے شیطان ۔ خُدا حافظ و ناصر

سر پاک ہے اغیار سے دل پاک نظر پاک
اے بندۂ سبحان خُدا حافظ و ناصر

مجبوبِ حقیقی کی "امانت" سے خبردار
اے "حافظِ قرآں" خدا حافظ و ناصر

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ جولائی ۱۹۶۷ء

بدرسومات کے خلاف جہاد

جیسا کہ گزشتہ اداریہ میں واضح کیا گیا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء مطبوعہ الفضل ۲/۷/۶۷ میں صاف صاف لفظوں میں اعلان فرمایا ہے کہ میں بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"اس وقت اصولی طور پر ہر گھرانے کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔ اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا۔ اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائیگا جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اسکے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے۔ تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں سستا سودا ہے۔" (الفضل ۲ جولائی ۱۹۶۷ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ کے پیچھے عزم بالجزم کی عظیم الشان قوت ہے اور یقیناً ہر احمدی جس نے سچے دل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ وہ ان الفاظ کو اسی طرح سمجھ لے کہ گویا یہ خود اس کی اپنی ضمیر کی آواز ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر اپنی سانس سے پھونکی ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ ہم نے الٰہی اشارہ سے جس انسان کی بیعت خلافت کی ہے۔ گویا ہم نے اپنے آپ کو بیچ کر اس کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ جس طرح چاہے ہم سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کی اصلاح کے لئے اس زمانہ میں خود کھڑا کیا ہے۔ آپ کے دست مبارک پر جن خوش بخت احباب نے بیعت کی تھی وہ جانتے تھے کہ انہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے پاس بیچ دیا ہے اور ان کا کچھ بھی اپنا نہیں رہا نہ مال و دولت نہ جان اور نہ اولاد اور نہ کوئی اور شے جو انسان کی ملکیت بن سکتی ہے۔

وہ عظیم الشان کام جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ آپ ان تمام بدعتوں۔ رسومات اور بدواجات کا خاتمہ کر دیں۔ جو ایک حقیقی عبد حق کے راستہ میں بت بن کر کھڑے ہو سکتے ہیں۔

آج اگر ہم دنیا پر نظر ڈالیں تو ہر طرف ماسوائے اللہ کا ہجوم نظر آتا ہے۔ اگرچہ آج شاید پتھر اور لکڑی کے بت کہیں نہیں پوجے جاتے۔ مگر دیکھا جائے تو ہر انسان سینکڑوں قسم کے بتوں کا پجاری ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عقلاً انکاری ہیں وہ بھی بڑے درجہ کے بت پرست ہیں۔ وہ اپنی عقل کو پوجتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم عقل سے سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن زندگی کے راستہ پر دو قدم چل کر ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بت بھی ناکارہ ہے۔

پھر کیا تعجب کی بات نہیں ہے کہ غیر اقوام تو غیر اقوام خود مسلمانوں نے بھی ایسی رسومات اختیار کر لی ہیں جو خالص بت پرستی کا حکم رکھتی ہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی رسم بھی جس سے اللہ تعالیٰ کی شان کا اظہار نہیں ہوتا دراصل بت پرستی ہے۔ بیاہ شادی کی رسومات کو ہی لے لیجئے اسلام میں نکاح ایک پاک اور مختصر تقریب ہے۔ ایک سادہ سا مقدس معاہدہ ہے۔ چونکہ اس معاہدہ سے نہ صرف فریقین پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں بلکہ تمام سوسائٹی پر عائد ہوتی ہیں اس لئے شریعت میں نہایت سادہ طریق سے اس کا اعلان کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مرد کے لئے اپنے دوستوں کو دعوت ولیمہ دینے سے اس تشہیر کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ یہ تو ہے اسلامی شادی لیکن غیر اقوام نے شادی کے لئے طرح طرح کی رسومات ایجاد کر رکھی ہیں۔ اور تشہیر ایک اچھا خاصہ ڈھکوسلہ بن کر رہ جاتی ہے۔ کہیں برادری میں لڈو تقسیم ہو رہے ہیں۔ کہیں مہندی رچائی جاتی ہے۔ اور کئی کئی قسم کی دوسری رسومات پر سینکڑوں روپیہ ضائع کر دیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر روپیہ کا ضیاع نہ بھی ہو تو ایسی رسومات سے جو ضیاع ہوتا ہے اور نہایت خطرناک ہے۔ یعنی ضیاع ایمان۔ اگر ہم ایک چھوٹی سی رسم بھی بجا لاتے ہیں تو ہم اسلام کو جھٹلاتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کا نعوذ باللہ تمسخر اڑاتے ہیں۔ جب ہم یہ مانتے ہیں کہ اسلام تمام زندگی پر حاوی ہے۔ تو ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اسلام سے جو باہر ہے وہ غیر اللہ ہے۔ ماسوا اللہ ہے۔ ہم بت پرستی کرتے ہیں۔

الغرض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو ایسے زوردار الفاظ میں بدرسومات کے برخلاف اعلان جہاد کیا ہے۔ تو یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ جس کو ہم اس کان سن کر اس کان نکال دیں۔ یہ ہمارے ایمان کی بنیادوں کا سوال ہے۔ یہ سوال ہے جس کے جواب سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم سچے دل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ ایسا سوال ہے جس کے جواب سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول پر واقعی ایمان رکھتے ہیں یا نہیں؟

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اتنے زوردار الفاظ میں جماعت کو انتباہ کیا ہے۔ اگر ہم نے ان اصلاحات کو نہ مانا اور اپنے ڈگر پر چلے گئے۔ اور بدعات اور مشرکانہ رسومات سے ہاتھ نہ اٹھایا تو سمجھ لیجئے کہ ہم کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے چیلنج دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا احمدیت میں کوئی حصہ نہیں اسلام سے ہمیں کوئی تعلق نہیں۔ خدا و رسول سے کوئی واسطہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے سب کو محفوظ رکھے آمین

"اے حافظِ قرآں خدا حافظ و ناصر"

سرزمین یورپ میں پانچویں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے اور یورپ کے مشنوں کا معائنہ کرنے کی غرض سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روانگی کے موقع پر۔ (ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر بی۔اے)

"اللہ نگہبان خدا حافظ و ناصر"[1] — "اے حافظِ قرآں خدا حافظ و ناصر"
اے قافلہ سالارِ محبانِ محمدؐ — ہر لحظہ و ہر آں خدا حافظ و ناصر
اے نافلۂ مہدیٔ موعود و مسیحا — اے داعیٔ ایمان خدا حافظ و ناصر
اے مصلحِ موعودؓ کے فرزندِ گرامی — اے منبعِ عرفان خدا حافظ و ناصر
یورپ پہ بھی کھل جائیگا دربار کے گھر کا — اے غرب کے مہمان خدا حافظ و ناصر
اے دبدبہ و شوکتِ اسلام کے مظہر — مغلوب ہو شیطان خدا حافظ و ناصر
اے طنطنہ و عظمتِ اسلام کے حامل — ہم تجھ پہ ہیں قربان خدا حافظ و ناصر
تکبیر کے نعروں سے تجھے بھیج رہے ہیں — بالا ہو تری شان خدا حافظ و ناصر

ہم دیدہ و دل فرش کئے راہ تکیں گے
"اللہ نگہبان خدا حافظ و ناصر"

[1] یہ شعر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے کلام سے ماخوذ ہے۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضؓ کا ذکرِ خیر

(مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم و مغفور (اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس کے اعلےٰ مقام میں جگہ دے) اعلےٰ شخصیت کے مالک تھے۔ احمدیت کے مخلص کارکن اور حضرت مصلح موعود رضؓ کے فدائی ساتھی تھے۔ حضرت سید عبد الستار شاہ صاحب کا خاندان نہایت نیک۔ پارسا۔ خدمت گزار۔ غریب پرور سلسلہ کی بے لوث خدمت کرنے والے۔ قرآن کریم سے بے حد محبت اور شفقت رکھنے والے۔ تہجد گزار۔ دعا گو اور عابد افراد پر مشتمل تھا۔ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب بھی اسی خاندان کے ایک فرد تھے۔ آپ سلسلہ کے کئی کاموں پر متعین ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایات کے مطابق ان کاموں میں اپنے جوش اور عمل۔ پختہ ارادہ و عزم اور دعاؤں سے اپنے دوسرے بزرگ ساتھیوں کی طرح ایک نئی زندگی اور جان ڈال دیتے تھے اپنے مفوضہ فرائض کے علاوہ جماعت اور سلسلہ کی علمی خدمت کا بھی بہت شغف تھا۔ میرے والد صاحب محترم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ لمبا عرصہ ان کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں دونوں کے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات تھے۔ میں نے متعدد مرتبہ دیکھا حضرت شاہ صاحب مرحوم و مغفور جب کبھی بھی ہمارے والد محترم کو کوئی پریشانی ہوتی فوراً اس پریشانی کو دور کرنے اور مناسب امداد کرنے کے لئے مستعدی سے تیار ہو جاتے اور یہ ایسے بزرگوں کا ایک خصوصی وصف تھا۔ یہ لوگ دردِ دل کا مداوا تھے اور غم خوار۔ خاموشی سے کئی قسم کی امدادیں کرتے رہتے تھے۔ خاکسار جب مدرسہ احمدیہ کی آخری کلاس پاس کر کے مولوی فاضل کلاس میں داخل ہوا تو حضرت شاہ صاحب نے دیکھا کہ ہمیں مالی وسعت نہیں اور بڑی بڑی کتب کا خریدنا مشکل ہے بغیر کسی درخواست یا خواہش کے از خود انہوں نے بہت سی قیمتی کتب اپنی گرہ سے خرید کر مہیا کیں۔ ان کتب میں فتوح البلدان اور الکامل بھی شامل تھیں۔ اس پر آپ نے مزید یہ مہربانی کی کہ وقت بھی دیا کہ میں ان سے ان کتب کو پڑھا بھی کروں۔ عربی علاقوں میں رہنے کے باعث تاریخ ایسے طور پر پڑھاتے کہ آنکھوں دیکھی کیفیت بیان کر رہے ہیں اور الکامل اس طریق سے پڑھاتے کہ گویا ایک بہت بڑا ادیب عربی زبان کا عاشق یہ کتاب پڑھا رہا ہے۔ مجھے یاد ہے ان کے اس ادبی و تاریخی درس میں جو بعد نماز عصر ان کی دار الانوار کی کوٹھی میں جاری رہتا بعض اور میرے کلاس فیلو بھی شامل ہو جاتے اور فائدہ اٹھاتے۔ یہی طریق اس وقت دوسرے بزرگوں کا بھی تھا۔

۱۹۳۴ء کے شروع میں مشرقی افریقہ جانے سے پہلے کی بات ہے حضرت شاہ صاحب تحریک آزادئ کشمیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایات کے مطابق بہت اہم کام کر رہے تھے۔ ادھر آپ ناظر دعوۃ و تبلیغ بھی تھے۔ خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر حضرت شاہ صاحبؓ نے کشمیر بھجوایا۔ میں وہاں جا کر بیمار ہو گیا جنوری کا مہینہ تھا۔ سردی بھی سخت تھی یوں بھی نیا نیا باہر جانے لگا تھا۔ کچھ گھر کی جدائی نے ستایا اور بیمار پڑ گیا سرینگر میں ایک مشہور ڈاکٹر چاولہ تھے جو ہندو تھے ان سے میں ملا انہوں نے کہا کہ آپ کو یہاں کی آب و ہوا موافق نہیں بہتر ہو گا کہ آپ واپس پنجاب چلے جائیں خود بخود طبیعت ٹھیک ہو جائے گی۔ حضرت شاہ صاحب رضؓ چونکہ ناظر دعوۃ و تبلیغ تھے خاکسار نے اپنی بیماری اور ڈاکٹر کی رائے سے انہیں اطلاع دی۔ حضرت شاہ صاحب رضؓ نے اپنے نام سے بذریعہ تار مجھے ہدایت دی کہ

Eat Rice and take Tea without milk

یعنی چاول کھائیں اور قہوہ پئیں۔ اسکے جواب میں خاکسار نے شاہ صاحب رضؓ کی خدمت میں بذریعہ تار عرض کی کہ

Unable to eat Rice and take Tea without milk

یعنی میں چاول کھانے اور قہوہ پینے کے قابل نہیں ہوں۔

ڈاک خانہ میں ان دنوں کشمیر کی تحریک کے زور کی وجہ سے سی آئی ڈی بیٹھی ہوئی تھی۔ ان دونوں تاروں کی نقل حکومت کشمیر کے پاس بھیجی گئی جس پر کشمیر کے گورنر سردار عطر سنگھ اور اس وقت کے انسپکٹر جنرل پولیس جو مسلمان تھے دونوں نے مجھے کہا کہ آپ سید ولی اللہ شاہ صاحب کے ساتھ یہ کیا تار بازی کر رہے ہیں کیا آپ کسی سازش کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ حکومتِ کشمیر نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو کشمیر کی حدود سے نکل جانے کے لئے کہے۔ میں نے ہزار سمجھانے کی کوشش کی کہ جناب میں مبلغ ہوں مجھے سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں میں تو قرآن و حدیث کی تعلیم دینے جماعت کی تربیت کے سلسلہ میں آیا ہوں۔ ڈاکٹر سے دریافت کر لیں میں بیمار ہوں اس کی رائے تھی جس کی میں نے اپنے ہیڈ آفس میں اطلاع بھجوائی وہاں سے مشورہ آیا کہ چاول استعمال کروں اور قہوہ پیا کروں۔ میں نے کہا کہ یہ میرے لئے مشکل ہے۔ گورنر عطر سنگھ کہنے لگے ہم کوئی بات نہیں جانتے۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب کی طرف سے یہ تار ہے اور تم نے ان کو تار دی ہے وہ کشمیر کی تحریک میں بڑا اہم کردار ادا کر رہے ہیں ضرور کوئی سیاسیات کے متعلق سازش ہے۔ ان کی بات سُنکر لطف بھی بڑا آیا کہ حضرت شاہ صاحب رضؓ سے حکومتِ کشمیر کس قدر خوف زدہ ہے۔ مہاراجہ سے لے کر نیچے کے افسروں تک گھبرائے تھے۔ بڑی دلیری سے کام کرنیوالے کارکن تھے اور کام کو اس رنگ میں انجام دیتے تھے کہ "وَالسّٰبِحٰتِ غَرْقًا" کی تعبیر سامنے آجاتی۔ اپنے تو کیا غیر بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا تھا۔

بعد میں خاکسار مشرقی افریقہ چلا گیا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت شاہ صاحبؓ نے کوشش کی اور حکومت کشمیر کے آرڈرز خاکسار کے متعلق منسوخ ہو گئے۔

حضرت شاہ صاحبؓ کو اس بات کا بڑا شوق بلکہ تڑپ رہتی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام اور آپ کی کتب دوسری زبانوں میں ترجمہ ہوں۔ خود بھی اس کام میں مصروف رہتے۔ کئی کتب اور اہم مضامین کا عربی میں ترجمہ کیا۔ مجھے مشرقی افریقہ لکھا کہ کشتی نوح کا سواحیلی زبان میں ضرور ترجمہ کریں۔ ان کی اس نیک تحریک کا مجھ پر بہت اثر ہوا۔ ابھی گئے دو ایک سال ہی ہوئے تھے اور سواحیلی زبان سیکھنے کی طرف خاکسار نے توجہ کی اور خدا کے فضل سے اس سے مجھے تبلیغی لحاظ سے بہت ہی فائدہ ہوا پھر بھی ترجمہ کی خاص مہارت نہ تھی۔ خدا تعالےٰ پر بھروسہ کر کے کشتی نوح کا خاکسار نے سواحیلی زبان میں ترجمہ شروع کر دیا۔ تعلیم کا حصہ اور کشتی نوح کے دوسرے حصے ایسے پُر اثر اور زور دار ہیں کہ جب ترجمہ کرنے کے لئے بیٹھتا تو اپنی عاجزی اور عدم اہلیت کا احساس ابھر کر سامنے آجاتا لیکن خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور دعاؤں کی برکت سے مجھے توفیق مل گئی کچھ عرصہ کے بعد کشتی نوح کا ترجمہ مکمل ہو کر شائع ہو گیا۔ اور پڑھنے والوں پر اس کا خاص اور نمایاں اثر ہوا۔ اس کے ترجمہ کرنے اور شائع کرنے میں خاکسار کو خاص تائید الٰہی حاصل رہی۔ مگر ہمیشہ ہی خاکسار کو یہ احساس رہا کہ حضرت شاہ صاحب رضؓ مرحوم نے نہایت نیک جذبہ اور تاکید سے اس کتاب پر ترجمہ کی مجھے تحریک فرمائی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کے سواحیلی میں شائع ہونے سے جو بابرکت تبلیغی نتائج نکلے ہیں یا نکلتے رہیں گے خدا کے فضل سے حضرت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کو بھی اس کا ثواب پہنچتا رہے گا۔ اس زمانہ کے بزرگ ذاتی دلچسپی ان کاموں میں لیتے انہیں خود تبلیغ کا شوق تھا۔ تبلیغ کا تجربہ تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ کون کون سی کتاب مفید ہے اور اس کے ساتھ اپنی بزرگانہ شان کے عین مناسب دلی دعاؤں سے امداد کرتے تھے اور اس طرح بے سر و سامانی کے باوجود خدا تعالےٰ کاموں میں برکت دیتا تھا۔ حضرت شاہ صاحبؓ ایسے ہی نیک اور خادمِ دین بزرگوں میں سے ایک تھے اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

ان بزرگوں نے نہایت وفاداری ، خلوص کے ساتھ تنگی و ترشی - عُسرا ور یُسر میں سلسلہ کی عظیم خدمت کی اور خلیفۂ وقت کے ساتھ دلی محبت و عقیدت کے ساتھ مفوضہ فرائض کو انجام دیا - علمی اور عملی احمدی ہونے کا ہر مجلس میں نمونہ پیش کیا ظاہری شعار کی پابندی نے انہیں کبھی کسی مرحلہ پر بھی ناکامی کا سامنا نہیں کرنے دیا - بلکہ یہ پابندی ان کی عزّت اور شخصیت کو دوبالا کرنے کا باعث ہوئی - اللہ تعالیٰ ان کے بچوں اور عزیزوں اور متعلقین اور پسماندگان کو سلسلہ کے ساتھ دلی وابستگی اور وفاداری کے ساتھ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے - وہ اسلام اور احمدیت اور خلافت کے پروانے ہوں اور اپنے بزرگوں کی روح کی ٹھنڈک کا باعث ہوں -

— ٭ —

تحریک جدید کب تک ہے؟

بعض احباب جو پہلے تحریک جدید میں شامل ہوا کرتے تھے اب اس بناء پر دستکش ہو گئے ہیں کہ یہ تحریک عارضی تھی - اب اس میں شامل ہونا ضروری نہیں - انہیں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا حسب ذیل ارشاد پیشِ نظر رکھنا چاہیئے - فرمایا :-

"تحریکِ جدید کسی ایک سال کے لئے نہیں - دو سال کے لئے نہیں - دس سال کیلئے نہیں - سَو سال کے لئے نہیں - ہزار سال کے لئے نہیں - تحریک جدید اس وقت تک کے لئے ہے جب تک جماعت کی رگوں میں زندگی کا خون دوڑتا ہے"

جملہ احباب اپنا محاسبہ فرمائیں کہ وہ ایسی لازمی اور عظیم الشان تحریک کے مالی جہاد میں کس قدر حصہ لے رہے ہیں - (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

خدائے دوجہاں کا نام

خدائے دوجہاں کا نام صبح و شام لیتا ہوں
ہر لحظہ زباں سے اور قلم سے کام لیتا ہوں

نماز و روزہ و تسبیح سے ہے واسطہ میرا
دُعاؤں سے خدائی نصرتیں ہر گام لیتا ہوں

زمانے کے مصائب جس گھڑی مجھ کو ڈراتے ہیں
مَیں اُن کے دامنِ حفظ و اماں کو تھام لیتا ہوں

مَیں جلتی آگ میں بھی اُن کی خاطر کود پڑتا ہوں
اِسی تن سوزِ آتش میں دلی آرام لیتا ہوں

خدا کی بارگہ میں مجھ کو سجدہ ریزیاں حاصل
خدا کی مغفرت کا بادۂ گلفام لیتا ہوں

وقارِ عشق و اُلفت کے لئے خاموش رہتا ہوں
جنوں انگیزیاں اپنے جگر پہ تھام لیتا ہوں

خوشا یہ دَور، دورِ ناصرِ دینِ محمدؐ ہے
مَیں "ناصر" سے نشانِ نصرتِ اسلام لیتا ہوں

نگاہِ لطفِ ساقی نے وہ دولت شوق بخشی ہے
بہت کچھ التفاتِ چرخِ نیلی فام لیتا ہوں

عبدالحمید خان شوق

ایوانِ محمود

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے ایوانِ محمود کی تعمیر اب قریب الاختتام ہے - جن مخلصین نے مالی قربانی کر کے اس ایوان کی تعمیر میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ہاتھ بٹایا ہے مَیں دلی خلوص کے ساتھ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے اور اس قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے -

اس ضمن میں ان تمام احباب سے جنہوں نے سابق صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تحریک پر تعمیر ہال کے لئے -/۳۱۳ روپے دینے کا وعدہ فرمایا تھا (اور کسی وجہ سے تا حال ادا نہیں فرما سکے) گزارش ہے کہ تعمیر کے آخری مراحل پر روپے کی شدید ضرورت درپیش ہے - پس اس مشکل وقت میں وہ اپنے وعدہ کے مطابق جلد از جلد ادائیگی فرما کر مجلس کا ہاتھ بٹائیں - اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے -

(نوٹ) ادائیگی کی اطلاع براہِ راست خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں -

مرزا طاہر احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

چندوں کی بروقت وصولی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ - اپریل ۱۹۶۶ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ

"یہ جو ہمارے چندے ہیں جن کو ہر ماہ اور بعض ہر چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں - اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدّر ہیں وہ انہیں نہیں ملیں گی اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائے گی - پس عہدیداران کو چاہیئے چندے اپنے وقت پر وصول کریں تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو نہ ہمیں پریشانی لاحق ہو"

اس ارشاد پر عمل کرنے کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ شہری جماعتوں کا ہر مہینہ کا بجٹ اسی مہینہ میں پورا ہو جائے - اور زمیندارہ جماعتوں کا ششماہی بجٹ ہر فصل پر پورا ہو جائے - اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے بہت سی جماعتوں کو اس ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمارے چندوں کی وصولی پر کافی خوشگوار اثر پڑا ہے - فالحمد للہ علیٰ ذالک - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک بعض جماعتوں نے اِس ارشاد کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھا اور وہ ابھی تک اسی غلط روش پر قائم ہیں کہ سال ختم ہونے کے قریب بجٹ پورا کرنے کی جد و جہد شروع کریں گی - ظاہر ہے کہ اس طرح اپنی کوششوں کو پیچھے ڈال کر سال کے آخر میں وہ چندوں کی پوری وصولی میں کامیاب نہیں ہو سکتیں -

لہذا نظارت بیت المال تمام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ہر مہینہ اپنی اپنی جماعت کی وصولی کا جائزہ لیں اور جہاں جہاں کمی رہ گئی ہو اسے پورا کرنے کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کریں -

نظارت بیت المال پہلی سہ ماہی کے آخر پر یعنی ۳۱ - جولائی تک کی تمام جماعتوں کی وصولی کا جائزہ لے گی اور جن جماعتوں کے متعلق ثابت ہوا کہ انہوں نے حضور کے اس ارشاد پر پوری طرح عمل کیا ہے ان کی فہرستیں دعا کے لئے حضور کی خدمت بابرکت میں پیش کی جائیں گی - پس احباب کو لگاتار کوشش کرنی چاہیئے کہ کسی جماعت کا نام اِس فہرست میں شامل ہونے سے نہ رہ جائے -

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجوانانِ احمدیت اپنی "زندگیاں" خدمتِ اسلام کیلئے وقف کریں

مکرم لئیق احمد صاحب طاہر شاہد

تحریک جدید کے انیس مطالبات میں سے ایک مطالبہ "وقف زندگی" کا بھی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے احباب جماعت سے عموماً اور نوجوانوں سے خصوصاً یہ مطالبہ فرمایا تھا۔ اور آج تک اس مطالبہ پر سینکڑوں نوجوان لبیک کہہ چکے ہیں۔ اور اکنافِ عالم میں ان کے ذریعہ اسلام کی منادی کی جا رہی ہے۔

جوں جوں خدا تعالیٰ احمدیت کو غیر معمولی ترقیات سے ہمکنار کرتا چلا جا رہا ہے اسکے ساتھ ساتھ جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں میں بھی اضافہ کی ضرورت ہے۔ آج اسلام کو ایسے احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اسلام کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو کر اپنے گھروں کو خیرباد کہدیں اور ہر خطۂ زمین میں اسلام کی تبلیغ کریں۔ آج امریکہ و افریقہ اور یورپ و ایشیا کی پیاسی روحیں ایسے وجودوں کی متلاشی ہیں جو ان کی روحانی پیاس بجھا سکیں۔ اور انہیں یاس و ناامیدی کے خوفناک سے نکال کر جسمانی و روحانی و ذہنی و قلبی سکون سے ہمکنار کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متعدد بار اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ جماعت کے مبلغین کی تعداد لاکھوں تک پہنچنی چاہیئے۔ تب کہیں جا کر ہم کامیابی سے اسلام کی منادی کر پائیں گے۔ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنا معمولی کام نہیں۔ آج سارے فرقہ ہائے اسلام میں سے خدا تعالیٰ نے صرف جماعت احمدیہ کو اس خدمت کے لئے منتخب فرمایا ہے کہ ہم اسلام کی عظمت قائم کریں اور اس کی فتح و نصرت کا نقارہ ساری دنیا میں بجائیں۔ حضور نے ایک موقعہ پر نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"جب اسلام کو سپاہیوں کی ضرورت ہو تو جو شخص طاقت اور اہلیت رکھنے کے باوجود آگے نہیں آتا وہ گنہگار ہے اس لئے جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہوں اور اس ذمہ داری کو نباہ سکتے ہوں وہ پیش کریں۔ ایسے نوجوانوں کے لئے خدمت دین اور ثواب حاصل کرنے کا یہ نادر موقعہ ہے۔ ایسا نادر موقعہ کہ جو شاید آئندہ نہ مل سکے انبیاء کے قریب کے زمانہ میں ایسے مواقع مل سکتے ہیں مگر جب ترقیات حاصل ہو جائیں تو پھر ایسے مواقع نہیں مل سکتے۔"

(الفضل ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۳ء)

وقف زندگی کی تحریک کو کامیاب بنانا ہمارے تمام اداروں کا کام ہے خصوصاً تعلیمی ادارے اس سلسلہ میں بڑا کام سرانجام دے سکتے ہیں احمدیہ سکولوں اور کالجوں میں وقتاً فوقتاً وقف زندگی کی تحریک کرتے رہنا چاہیئے۔ اسکے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ ان تعلیمی اداروں سے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"میں خوش ہوں کہ ہمارے نوجوان زندگیاں وقف کر رہے ہیں اور ہائی اسکول نے بھی اس بارہ میں اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ میں کالج کے نوجوانوں کو بھی تحریک کرتا ہوں کہ وہ بھی اس طرف توجہ کریں۔ اگر کالج کے افسر یہاں موجود ہوں تو ان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ طلباء میں اس کی تحریک کریں بعض نوجوان جو ہائی سکول میں تعلیم پاتے وقت اگر چھوٹی عمر ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اپنے آپ کو پیش نہیں کر سکے تو وہ اب کریں تا کچھ عرصہ کے بعد ہمارے پاس مبلغین کی تعداد کافی ہو جائے اور ہم سہولت اور دلیری کے ساتھ انہیں دنیا میں تبلیغ کے لئے پھیلا سکیں۔"

(الفضل ۴ دسمبر ۱۹۴۴ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے "تحریک جدید" کے تمام مطالبات کو کامیاب بنانے کے لئے خدام الاحمدیہ کو پابند فرمایا ہے۔ نوجوان قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔ اگر ان میں دینی غیرت پیدا ہو جائے تو امید کی جا سکتی ہے کہ آئندہ یہ قوم ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائیگی۔

نوجوانوں کو جس طریق پر اپنی جدوجہد کا آغاز کرنا چاہیئے اس سے متعلق بھی حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایات موجود ہیں حضور نے فرمایا:۔

"میں امید کرتا ہوں کہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ یہ دونوں اپنے وقت کی قربانی کر کے زیادہ سے زیادہ کانوں تک اس آواز کو پہنچانے کی کوشش کریں گے اور اس غرض کے لئے خاص طور پر جلسے منعقد کر کے لوگوں کو تحریک کرینگے کہ وہ اس چندہ میں حصہ لیں۔ اس طرح وہ ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیں جو ہر احمدی تک یہ آواز پہنچا دیں اور اسے دین کی اس خدمت میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔ مگر جبر سے نہیں زور سے نہیں محبت اور اخلاص سے تحریک کرو۔"

(الفضل یکم دسمبر ۱۹۴۳ء)

ان ارشادات کی روشنی میں ہر خادم اپنے فرائض کا صحیح اندازہ لگا سکتا ہے

اب نوجوانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ دینِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اور ساری جماعت میں بھی

تحریک جدید کے مطالبات

کی پُرزور منادی کریں تا کہ ہر فرد جماعت تک ان کے محبوب حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کا پیغام پہنچ جائے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم عزیزم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد کی اہلیہ مبارکہ بیگم ۸ ماہ سے شدید بیمار ہے
حکیم محمد اسماعیل غلہ منڈی ربوہ

۲۔ میرے والد سید عزیز احمد شاہ صاحب زیروی ایک لمبے عرصہ سے پیشاب ضعف اور سانس کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہیں (عزیز احمد شاہ زیروی جھڈانوالہ)

۳۔ میری بڑی بہن سعیدہ آج کل راولپنڈی میں بعارضہ ٹائیفائیڈ بہت بیمار ہے۔
(عقیلہ ہاشمی)

۴۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم ڈاکٹر محمد نذیر خان درانی بی ایس سی۔ ایم بی بی ایس مورخہ ۲۸ جون کو بمع اہلیہ انگلستان روانہ ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس سفر کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے نیز ان کو اور دیگر تمام احمدی بہن بھائیوں کو جو مغربی ممالک میں مقیم ہیں اسلام اور احمدیت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی توفیق دے اور وہ دجل دجال سے محفوظ رہیں۔ آمین۔ (چوہدری خالد سیف اللہ خان ایگزیکٹو انجینئر واپڈا لائلپور)

۵۔ میرے سینہ پر نومبر ۱۹۶۶ء سے ایک خطرناک پھوڑا ہے اور کاروباری پریشانی لاحق ہے۔ (مرزا عبد الغنی احمدی مکان نمبر ۱۹ بلاک نمبر اکریم پارک کچی راوی روڈ لاہور)

۶۔ خاکسار کے ماموں چوہدری خلیل احمد صاحب ابن مولوی عطا محمد صاحب کیمبلپور سخت بیمار ہیں۔ (محمد ذکریا خان جامعہ احمدیہ ربوہ حال مقیم کوئٹہ)

۷۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد اکرم صاحب ہاشمی و ہمشیرہ نے علی الترتیب ایم۔ ایس سی فائنل اور ایم۔ اے فائنل کے امتحانات دئے ہیں۔
(محمد انور ہاشمی قائد مجلس خدام الاحمدیہ و سیکرٹری تحریک جدید ملتان)

۸۔ خاکسار کے بیٹے عبد الکریم زاہد کو ٹائیفائیڈ کا دوسرا حملہ ہوا ہے بخار ۱۰۵ ہے۔
(صوفی رحیم بخش پشاور چھاؤنی)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ٹیوشن

میٹرک۔ ایف اے۔ ایف۔ ایس سی کے طلبہ فرسٹ کلاس ٹرینڈ گریجوایٹ کے بارہ سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔ معرفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے سیرت النبیؐ

احمد نگر ضلع دیناجپور مشرقی پاکستان

۱۲؍ربیع الاول ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۱؍جون ۱۹۶۷ء کو خاکسار کی زیر صدارت بعد نماز مغرب جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعدۂ فضل عمر جوبلی ہائی سکول احمد نگر کے تین بچوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان میں خوش الحانی سے بزبان اردو و بنگلہ نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ بعد ازاں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی "شان ارفع" پر افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی عبدالحکیم صاحب مولوی شجاعت اللہ صاحب ماسٹر ذاہد الرحمٰن صاحب محمد اسمٰعیل صاحب بخاری مولوی ابوالقاسم صاحب انصاری مولوی شہید احمد صاحب معلم وقف جدید مولوی نور الدین صاحب (معلم) ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کے ہیڈ سیکنڈ پر (دوم ضیاء الحق صاحب بی اے ماسٹر ابوالہاشم صاحب نے علی الترتیب آنحضرت صلعم کی پاک زندگی آپ کے اسوۂ حسنہ، آپ کے خلق عظیم آپ کے عدل و انصاف اور آپ کے کامل انسان ہونے پر روشنی ڈالی آخر میں خاکسار نے آنحضرت صلعم کی تعلیمات پر عاشقانہ جذبہ کے ساتھ عمل کرنے کی پرزور تلقین کی۔ بالآخر اجتماعی دعا پر یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار عبدالعزیز صادق مربی انچارج (راجشاہی ڈویژن مقیم احمد نگر مشرقی پاکستان)

حیدر آباد

۱۲؍جون کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ادا فرمائے تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے شان خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک مقالہ پڑھا۔ آخر صاحب صدر نے قرآن کریم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند اور ارفع مقام بیان کیا۔ آپ نے ہجرت اور فتح مکہ کے واقعات بھی تفصیل سے بیان فرمائے بالآخر جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

بیہ شہر

۲۱؍۶؍۶۷ کو زیر صدارت امیر جماعت مکرم ماسٹر حامد علی صاحب امیر جماعت امیر ضلع مظفر گڑھ جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم چوہدری فضل محمد سیکرٹری مال اور چوہدری عبدالرب صاحب ایڈووکیٹ نے تقاریر۔۔۔۔ ولادت رسول۔ اسوہ حسنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیں آخر میں صاحب صدر نے اخلاق رسول اور دشمنان سے پیار پر مزید روشنی ڈالی بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد بیہ ضلع مظفر گڑھ

مظفر آباد

۲۱؍جون ۱۹۶۷ء کو زیر صدارت مکرم راجہ عطاء اللہ خان صاحب امیر علاقائی جماعت کے ہائے احمدیہ آزاد کشمیر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد مکرم کریم احمد صاحب طاہر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت علیٰ خلق اللہ کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم غلام احمد صاحب نے عورتوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیزم عبدالمنان (طفل) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صادق دامین ہونے پر مضمون پڑھ کر سنایا اسکے بعد خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنے عقیدہ پر پختگی کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم غلام رسول یا تو صاحب نے بھی اس تقریب میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسکے بعد مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد نے رحمۃ للعالمین کے عنوان پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔

بالآخر صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات میں سے عصمت انبیاء، اور اصول امن عالم پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔

آخر میں اجتماعی دعا کی گئی۔

عبدالمنان طاہر سیکرٹری

"ایوان محمود"

ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ) کی تعمیر کے لئے متعدد حضرات نے ۳۱۳/- روپے یا اس سے زائد کے عطیہ جات عطا فرما کر مجلس کی خصوصی امداد فرمائی تھی۔

جملہ معطی حضرات کے اسماء گرامی کی پانچویں قسط بغرض دعا و اطلاع شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ جن دوستوں کے وعدہ جات ابھی تک قابل ادا ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ تعمیر کے آخری مراحل پر رقم کی فوری ضرورت ہے

لہٰذا اولین فرصت میں وعدہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

نمبر شمار	معطی حضرات معہ پتہ	مقام	وعدہ
۱-	میاں محمد شریف صاحب	گوجرانوالہ	۳۱۳
۲-	″ ″ منجانب حضرت المصلح الموعود	″	۳۱۳
۳-	مکرم عبدالرشید صاحب	″	۳۱۳
۴-	″ عبدالحمید صاحب	″	۳۱۳
۵-	″ میاں اقبال احمد خان صاحب	″	۳۱۳
۶-	″ عنایت اللہ صاحب نظام آباد	″	۳۱۳
۷-	″ ملک نصر اللہ خان صاحب ان والد ملک محمد حسین صاحب مرحوم		۳۱۳
۸-	″ مکرم میاں غلام محمد اختر صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد		۳۱۳
۹-	″ ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب بھٹہ ایم بی بی ایس	″	۳۱۳
۱۰-	″ جماعت احمدیہ	وزیر آباد	۳۱۳
۱۱-	″ چوہدری نور محمد صاحب	گرمولا ورکاں	۳۱۳
۱۲-	″ سرور بشیر احمد صاحب	حافظ آباد	۳۱۳
۱۳-	″ ڈاکٹر محمد حفیظ صاحب	″	۳۱۳
۱۴-	″ حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب	رنگ دہلا	۳۱۳
۱۵-	″ میاں عبدالسمیع صاحب نون	″	۳۱۳
۱۶-	″ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب	″	۳۱۳
۱۷-	″ میاں مبارک احمد صاحب پراچہ	″	۳۱۳
۱۸-	″ چوہدری فتح خاں صاحب	چک ۴۸ ر۔ب	۳۱۳
۱۹-	″ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ منجانب والد چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ	چک ۲۳ ر۔ب ج۔	۳۱۳
۲۰-	″ چوہدری غلام رسول صاحب	″ ۸۷ ر۔ب ج	۳۱۳
۲۱-	″ ″ رشید احمد صاحب	چک ۸۷ ر۔ب	۳۱۳
۲۲-	″ محمد سلطان اکبر ربوہ ایم۔ اے	ربوہ	۳۱۳
۲۳-	″ مجلس خدام الاحمدیہ دار النصر غربی ربوہ	ربوہ	۳۱۳

ماہ جولائی میں فوجی بھرتی کا پروگرام

تاریخ	دن	مقامی بھرتی	ضلع
۶-۷-۶۷	جمعرات	بھیرہ	سرگودھا
۸-۷-۶۷	ہفتہ	بھلوال	سرگودھا
۱۱-۷-۶۷	منگل	جھنگ	جھنگ
۱۳-۷-۶۷	جمعرات	دریا خاں	میانوالی
۱۵-۷-۶۷	ہفتہ	جوہر آباد	سرگودھا
۱۸-۷-۶۷	منگل	پپلاں	میانوالی
۲۰-۷-۶۷	جمعرات	شورکوٹ روڈ	جھنگ
۲۲-۷-۶۷	ہفتہ	سودھی جے والی	سرگودھا
۲۵-۷-۶۷	منگل	جامعہ محمدی شریف	جھنگ
۲۶-۷-۶۷	بدھ	نواں جنڈانوالہ	میانوالی
۲۸-۷-۶۷	جمعہ	بجوڑ کلاں	سرگودھا
۲۹-۷-۶۷	ہفتہ	مرزوکہ	

(ناظر امور عامہ)

وصایا

نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو نظارت بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۶۶۹:-

میں سیدہ مبصرۃ النساء بنت سید علاء الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۳۰/۶/۶۶ ساکن رامکار پور سونگڑہ ڈاک خانہ گوڈ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اس وقت جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری جائداد منقولہ اس وقت پانچ عدد طلائی چوڑیاں۔ ایک طلائی ہار۔ کان پھول طلائی دو عدد کل وزن چار تولہ ۵ ماشہ ہے موجودہ قیمت ۷۷۶ روپے ۲۵ پیسے ہے ایک گھڑی قیمت ۱۴۰/- روپے کل میزان ۹۱۶ روپے ۲۵ پیسے ہے۔ حق مہر بذمہ شوہر ۱۸۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں میری وفات کے بعد جو میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

العبد: سیدہ مبصرۃ النساء

گواہ شد: بشیر احمد خاوند موصیہ۔ بھونیشور نیو کیپیٹل ضلع پوری اڑیسہ

نوٹ: میں مہر کا ۱/۱۰ حصہ قسط وار ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ بشیر احمد۔ دستخط ہے۔

گواہ شد: سید منظور احمد صدر جماعت احمدیہ بھونیشور نیو کیپیٹل ضلع پوری۔ اڑیسہ)

وصیت نمبر ۱۳۶۶۹:-

میں بشریٰ بیگم بنت محمد محبوب صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دلیودرگ ڈاک خانہ خاص ضلع رائچور میسور اسٹیٹ:-

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ منقولہ نہ غیر منقولہ۔

مجھے جیب خرچ کے لئے والدہ صاحبہ کی جانب سے مبلغ دس روپے ہر ماہ ملتے ہیں۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ ادا کرتی رہوں گی۔

اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

العبد: بشریٰ بیگم موصیہ۔

گواہ شد: عبد الغنی احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دلیودرگ۔ ضلع رائچور۔ میسور اسٹیٹ۔

گواہ شد: انوار احمد ابن محمد محبوب صاحب مرحوم متعلم دہم دلیودرگ۔ برادر موصیہ۔

درخواستِ دعا!

برادرم عبد المجید صاحب کی اہلیہ صاحبہ دس بارہ دنوں سے بیمار ہیں۔ جس کی وجہ سے صحت بہت کمزور ہو گئی ہے جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار عبدالرشید، کارکن دفتر الفضل ربوہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

تعمیر مسجد میں حصہ لینے والی بہنوں کے لئے خوشخبری!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ۱۵ احسان ۱۳۴۶ھش (۱۵/۶/۶۷) تک مسجد کی تعمیر کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری۔ نیز ان احباب کے نام جو اس مسجد کے چندہ کی فراہمی میں کوشش فرماتے ہیں۔ پیش کئے گئے ہیں۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سب کے لئے دعا فرماتے ہیں نیز حضور نے فرمایا

جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہمارے سب بھائیوں اور بہنوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور انہیں زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور خدمت دین کی توفیق بخشے آمین۔

ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ جو مسجد ان کے ذمہ لگائی گئی ہے اس کی تعمیر اور تکمیل کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں کی وارث ہوں۔ نیز اپنے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

ہمارے پاس رعایتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمالیں محصول ڈاک اس رعایتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

۱۔ قرآنی انوار (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) آرٹ پیپر ۱-۲۵ / سفید کاغذ ۸۸-۰۰

۲۔ غلبۂ حق ۲-۲۵ روپے — (۶) مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء ۲-۰۰ روپے

۳۔ شانِ مسیح موعود ۵۰-۰ — (۷) احمدیہ تحریک پر تبصرہ ۱-۵۰ — (۱۰) چار تقریریں متعلقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۲-۰۰ روپے

۴۔ حافظ کبیر پوری کے وساوس کا ازالہ ۵۰-۰ — (۸) نبوت و خلافت کے متعلق اہلِ پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف ۵۰-۰

۵ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء ۱-۵۰ — ۹ بشارات ربانیہ ۱۲-۰

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ ساڈا سیٹ
اور
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
فون ۲۶۲۳ دہلی دروازہ لاہور

دوائی فضلِ الٰہی اولاد نرینہ کیلئے مفید مجرب نسخہ مکمل کورس سولہ روپے، دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

اسلام مسلمانوں کو لغو کاموں سے بچنے اور احتراز کرنے کی تلقین کرتا ہے

انہیں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے، جس سے زندگی بے کار ہو جاتی ہو،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۰ (آیت) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس صورت میں اللہ تعالیٰ روحانی اور جسمانی پیدائشوں کو بالمقابل بیان کرکے پہلے روحانی پیدائش کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ مومن کامیاب ہو گئے جو اوّل اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں اور پھر اس سے ترقی کرکے وہ اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں کہ ہر قسم کی فضول اور بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرنے لگ جاتے ہیں یعنی وہ اُن تمام کاموں سے اجتناب اختیار کرتے ہیں جن کا کوئی عقلی فائدہ نظر نہ آتا ہو۔ مثال کے طور پر شطرنج ہے تاش ہے یا اور اس قسم کی کئی کھیلیں ہیں جن سے وقت ضائع ہوتا ہے۔ اسلام ہر مومن کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ وہ اس قسم کے لغو کاموں سے بچے اور شطرنج یا تاش یا اس قسم کی دوسری کھیلوں میں حصہ لے کر اپنے وقت کو ضائع نہ کرے۔ ہاں وہ ورزش سے نہیں روکتا، کیونکہ یہ انسان کے اندر جرأت اور بہادری اور طاقت پیدا کرتی ہے یا مثلاً مجالس میں بیٹھ کر گپیں ہانکنا ہے یہ بھی لغو ہے۔ یا مثلاً بیکار زندگی بسر کرنا ہے یہ بھی لغو ہے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سارا دن بیکار بیٹھے دوستوں کی مجلس میں گپیں ہانکتے رہتے ہیں۔ اور اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ اپنے اوقات کا کس بے دردی کے ساتھ خون کر رہے ہیں۔ ایک شخص کا باپ مر جاتا ہے اور وہ اپنے پیچھے بہت بڑی جائداد چھوڑ جاتا ہے۔ اب لڑکے کا کام صرف یہی رہ جاتا ہے کہ وہ سارا دن اپنے دوستوں کی مجلس میں بیٹھا رہتا ہے۔ ایک آتا ہے اور کہتا ہے نواب صاحب آپ ایسے ہیں یا لالہ صاحب آپ ایسے ہیں یا پنڈت صاحب آپ ایسے ہیں یا شاہ صاحب آپ ایسے ہیں۔ اور پھر دوسرا تعریف شروع کر دیتا ہے۔ وہ خاموش ہوتا ہے تو تیسرا اس کی تعریف شروع کر دیتا ہے اسی طرح سارا دن یہی شغل جاری رہتا ہے کہ دوست آتے ہیں اور گپیں ہانکتے ہیں اور اس کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ اس پر وہ بھی اُن کی خوب خاطر تواضع کرتا ہے۔ اگر تھوڑی توفیق ہوئی تو پان الائچی سے تواضع کرتا ہے۔ اور اگر زیادہ توفیق ہوئی تو صبح و شام ان کو کھانا اپنے دستر خوان پر کھلاتا ہے۔ مگر اس لئے نہیں کہ وہ غریب ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ بھوکے ہیں اس لئے نہیں کہ ہمدردی کے قابل ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ اس کے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں اور مجلس میں خوشی کے ساتھ دن گزر جاتا ہے۔ اسلام اس قسم کے کاموں کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ وہ فرماتا ہے مسلمان ہمیشہ لغو کاموں سے بچتے اور احتراز کرتے ہیں وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے۔ اور کوئی ایسا کام ان کو نہیں کرنا چاہیئے۔ جن کا کوئی عقلی فائدہ نہ ہو اور جس سے زندگی بے کار ہو جاتی ہو۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۱۲۴-۲۵)

—:—

درخواست ہائے دعا!

برادرم داؤد احمد چیمہ کو کل ٹریکٹر چلاتے ہوئے ناک موہنہ اور سر پر سخت چوٹیں آئی ہیں جن کی وجہ سے غنودگی طاری ہو گئی۔ فوراً فضل عمر ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔

الحمدللہ کہ طبی مدد بروقت میسر آگئی جس کی وجہ سے اب غنودگی تو نہیں لیکن تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (محمد نواز۔ مومن۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کا چھوٹا لڑکا عزیزی عبدالاحد دس بارہ روز سے بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد شفائے کامل عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔ (اللہ دتہ کارکن دفتر جائنٹ ڈیلو؟)

۳۔ میری بچی عزیزہ طیبہ قدسیہ ایک ماہ سے سخت بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ دو بوتلیں خون دیا جا چکا ہے لیکن اس کی حالت ابھی خطرہ میں ہے سب بزرگان سلسلہ، درویشان قادیان اور دوسرے تمام احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ میری بچی کو جلد شفا دے۔ آمین۔

(صغیرہ شائستہ۔ ۲۱ وویالہ روڈ شنکر سٹریٹ۔ رام نگر چوبرجی۔ لاہور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

جنرل اسمبلی میں پاکستان کی قرارداد منظور

نیویارک ۵ جولائی۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں گذشتہ رات پاکستان کی وہ قرارداد منظور ہو گئی جس میں اسرائیل سے کہا گیا ہے کہ اس نے بیت المقدس کی حیثیت بدلنے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں انہیں ختم کر دے۔ ۹۹ ملکوں نے قرارداد کے حق میں رائے دی۔ مخالفت میں کوئی ووٹ نہیں آیا البتہ بعض ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ ان میں امریکہ بھی شامل تھا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل نے بیت المقدس کی حیثیت بدلنے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں وہ ناجائز ہیں۔ اور انہیں ختم کرنا ضروری ہے نیز اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے کہا گیا ہے کہ وہ اسرائیل سے اس قرارداد پر عمل کرانے کی اپنی مساعی اور اس کے نتائج سے سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی کو رپورٹ کریں۔

دوسری قراردادوں پر رائے شماری کے نتائج

نیویارک ۵ جولائی۔ گزشتہ رات جنرل اسمبلی میں یوگوسلاویہ پاکستان اور تیرہ دوسرے ایشیائی افریقی ملکوں کی وہ قرارداد جس میں اسرائیل سے عرب علاقوں سے اپنی فوجیں فوری اور غیر مشروط طور پر ہٹانے کے لئے کہا گیا تھا مسترد ہو گئی۔ قرارداد کو دو تہائی اکثریت حاصل نہیں ہو سکی۔ قرارداد کے حق میں ۵۳ اور اس کے خلاف ۴۶ ووٹ آئے۔ بیس ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ جس میں ایبانیہ بھی شامل تھا۔ جبکہ مالدیپ کے نمائندے ووٹنگ کے وقت حاضر نہیں تھے۔ امریکہ اور برطانیہ نے قرارداد کی مخالفت کی اور فرانس نے اس کے حق میں ووٹ دیا۔

جنوبی امریکہ کے ملکوں کی وہ قرارداد بھی جس میں نئی جنگ کی روک تھام کے لئے اقدامات کرنے کو کہا گیا تھا۔ دو تہائی اکثریت حاصل نہ کر سکی۔ اس لئے مسترد ہو گئی۔ روس کی قرارداد جس میں اسرائیل کو جارحیت کا مرتکب قرار دے کر اس کی مذمت کی گئی تھی اور فوجوں کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا تھا معمولی اکثریت بھی حاصل نہ کر سکی اور مسترد قرار پائی۔ البانیہ اور کیوبا کی قرارداد بھی مسترد ہو گئیں۔ البتہ جنرل اسمبلی نے سویڈن کی پیش کردہ قرارداد منظور کر لی جس کے ذریعہ اقوام متحدہ کے ممبر ممالک نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ مشرق وسطی کی جنگ سے متاثر ہونے والوں کی مدد کریں گے۔ اس قرارداد کو پیش کرنے میں پاکستان بھی شامل تھا۔

روس اور فرانس میں اتفاق رائے

ماسکو ۵ جولائی۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے کہا ہے کہ مشرق وسطی اور ویت نام کے بارہ میں روس اور فرانس کے درمیان اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ کل مسٹر کوسیجن نے فرانسیسی وزیر اعظم مسٹر پومپیڈو کے اعزاز میں ایک ظہرانہ دیا جس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر کوسیجن نے کہا فرانس اور روس اس بات پر متفق ہیں کہ مشرق وسطی اور ویت نام میں حملہ آور کو اپنی جارحیت سے فائدہ اٹھانے کا حق نہیں ملنا چاہیئے۔ مسٹر پومپیڈو نے مسٹر کوسیجن سے کل دو ملاقاتیں کیں جو چار گھنٹے تک جاری رہیں۔

روس کے صدر ماسکو واپس پہنچ گئے۔

ماسکو ۵ جولائی۔ روس کے صدر مسٹر پوڈگورنی شام اور عراق کا دورہ کرنے کے بعد کل ماسکو واپس پہنچ گئے۔ کل انہوں نے بغداد سے ماسکو روانہ ہوتے وقت کہا روس اور عراق میں مشرق وسطی سے متعلق تمام سوالوں پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم سیاسی اقتصادی اور دوسرے میدانوں میں باہمی تعلقات کو مضبوط کرنے پر غور کیا۔

شاہ حسین کی پوپ سے متوقع ملاقات

پیرس ۵ جولائی۔ اردن کے شاہ حسین آج تیسرے پہر پیرس سے روم پہنچ رہے ہیں۔ جہاں وہ پوپ پال سے ایک نجی ملاقات کریں گے۔ کل پیرس میں انہوں نے صدر ڈیگال سے ملاقات کی تھی۔

عرب سربراہوں کی کانفرنس،

قاہرہ ۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ عرب ملکوں کے سربراہوں کا اجلاس آئندہ دو ہفتوں میں خرطوم یا تونس میں ہوگا۔ اجلاس کی تاریخ اور مقام کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

پاکستان اور امریکہ میں تجارتی سمجھوتہ۔

واشنگٹن ۵ جولائی۔ کل واشنگٹن اور پاکستان میں ایک سمجھوتے پر دستخط ہوئے ہیں جس کی رو سے پاکستان ایک کروڑ ۸۰ لاکھ ۵۰ ہزار مربع گز کپڑا امریکہ کو برآمد کرے گا برآمد کی مقدار سالانہ ۳ فی صد بڑھتی جائے گی اور معاہدہ کی مدت ۱۹۷۰ء میں ختم ہوگی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲ -